احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ یکم اگست 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ یکم اگست 2012ء 12 رمضان 1433 ہجری یکم ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 179

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قریش جاہلیت میں عاشوراء یعنی 10 محرم کا روزہ رکھتے تھے اور یہ طریق غالباً یہود کے اثر کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ ان کے خیال میں 10 محرم کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی اور حضرت موسیٰ اس نشان کی یاد میں روزہ رکھتے تھے۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ میں 10 محرم کو روزہ رکھتے رہے۔ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے اور معلوم ہوا کہ یہود یہ روزہ حضرت موسیٰ کی اتباع میں رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری نسبت موسیٰ سے زیادہ محبت کرتا ہوں اور اتباع کا حقدار ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے بھی یہ روزہ رکھا اور دیگر مسلمانوں کو حکم دیا۔ مگر رمضان کے احکام آنے کے بعد آپؐ نے اس کی پابندی کروانی ترک کر دی۔ آپؐ روزہ رکھتے تھے اور صحابہؓ میں سے جو چاہتا تھا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام یوم عاشوراء۔ حدیث نمبر 1862 تا 1868)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے نزدیک محرم کے مہینہ کے ہیں۔

ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ مجھے رمضان کے بعد کس مہینہ میں روزے رکھنے کا ارشاد فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

اگر تم ماہ رمضان کے بعد کسی اور مہینہ میں روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم میں رکھو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اسی ماہ میں آخرین کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب صوم المحرم حدیث نمبر 672,671)

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایام بیض یعنی ہر چاند کی 13-14-15 تاریخ کو باقاعدگی سے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی کتاب الصیام باب صوم النبیؐ حدیث نمبر 2305)

آپؐ صحابہؓ کو بھی ان ایام کے روزوں کی ترغیب دلاتے اور فرماتے ھی صوم الشھر یہ مہینہ بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ (نسائی کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر حدیث نمبر 2388)

ایام تشریق سے مراد ذوالحجہ کی 11، 12، 13 تاریخیں ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جو حاجی لوگ منیٰ میں گزارتے ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ ایام تشریق میں روزے رکھتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق)

ایک روایت میں حضرت عروہ کی بجائے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہے۔ (فتح الباری)

(ایام تشریق کے روزوں کے متعلق علماء میں اختلاف ہے)۔

روزہ داروں کا اجر

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے بالاخانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس پر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یا رسولؐ اللہ یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہیں۔ فرمایا یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں اور ضرورت مندوں کو کھانے کھلانے والے ہوں، روزوں کے پابند ہوں اور راتوں کو نماز پڑھیں جب لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب قول المعروف حدیث نمبر 1907)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

ہر نشہ کی چیز کو ترک کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام وسالانہ کارکردگی

(مجلس نابینا ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ کو اپنا سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 7 تا 9 جولائی 2012ء منعقد کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ مورخہ 7 جولائی کو اس پروگرام کا افتتاح محترم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کے ساتھ کیا۔ بعدازاں شیڈیول کے مطابق پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

پروگرام کے پہلے روز 7 جولائی کو افتتاح کے بعد 10 بجے صبح محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے خطاب کیا اور سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ کلاس کے نصاب کی دہرائی کی گئی اور شام 5 بجے بیوت الحمد پارک میں پکنک اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں دوڑ، کلائی پکڑنا، لمبی چھلانگ، لمبا سانس، سمعی شناخت، میوزیکل چیئر، ثابت قدمی اور رسہ کشی کے مقابلہ جات شامل تھے۔

دوسرے روز 8 جولائی کو نصاب کی دہرائی ہوئی اور پھر شام کو دفتر انصاراللہ مرکزیہ کے ہال میں محفل مشاعرہ منعقد کی گئی۔ تیسرے روز مورخہ 9 جولائی کو صبح 10 بجے علمی مقابلہ جات اور کلاس کا امتحان ہوا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، بیت بازی اور دینی معلومات شامل تھے۔

مورخہ 9 جولائی کو بعد نماز عصر ایوان محمود کے سیمینار ہال میں سہ روزہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب و تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ کارکردگی پر مشتمل رپورٹ پیش کی جس کا مختصر تذکرہ قارئین کی خدمت میں الگ پیش ہے۔

رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے اور دوران سال بہترین کارکردگی دکھانے والے ممبران میں انعامات تقسیم کئے اور اپنی نصائح سے نوازا۔

دعا سے قبل مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے مہمان خصوصی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اختتامی دعا کروائی اور پھر تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی نیز تمام شرکاء کے اعزاز میں بعد نماز مغرب دارالضیافت میں عشائیہ بھی دیا گیا۔

سالانہ رپورٹ جولائی

2011ء تا جون 2012ء

مجلس نابینا ربوہ پاکستان کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے عمل میں آیا۔ جس کے قیام کا بنیادی مقصد احمدی نابینا احباب کی تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود اور ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور معاشرے کا مفید اور فعال وجود بنانا تھا۔ آنکھوں جیسی نعمت سے محروم ہونے کے علاوہ دیگر اور بہت سی مشکلات اور مسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس نابینا ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنی منازل طے کر رہی ہے۔

بہت تھوڑے عرصہ میں جو کسی ادارہ کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں ہوتا اس مجلس نے ایک اپنا نام پیدا کرلیا ہے۔ یہ مجلس ایک اکیڈمی کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جس کے ممبران پاکستان بھر میں سو سے زائد ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آج یہ مجلس اپنے نام سے پہچانی جاتی ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

اس مجلس کے پہلے صدر مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم تھے اور خاکسار (حافظ محمد ابراہیم) پہلا سیکرٹری مقرر ہوا۔ آج کل مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ اس مجلس کے صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان تمام کی انتھک محنت، کوشش اور دلچسپی سے یہ مجلس کامیابی کے سفر طے کر رہی ہے۔ اور اب سرکاری سطح پر رجسٹرڈ ہونے کے آخری مراحل میں ہے۔

1992ء سے خلافت لائبریری میں اس کا دفتر قائم ہے۔ جو روزانہ صبح 9 بجے سے 12:30 بجے تک کھلتا ہے اور ممبران روزانہ حاضر ہو کر اپنے علم و ایمان میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس دفتر میں آڈیو کیسٹس کی ایک بہت بڑی لائبریری قائم ہے جو 800 کے قریب کیسٹس پر مشتمل ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء اور جماعتی کتب کے علاوہ ناولز اور کہانیوں کی کیسٹس بھی موجود ہیں۔ نیز بریل قرآن کا کچھ حصہ بھی دستیاب ہے۔

امسال دفتر مجلس نابینا و بلائنڈ سیکشن میں 1200 کے قریب افراد نے Visit کیا۔

دوران سال 1800 قرآن کریم کلاسز منعقد ہوئیں۔ 600 افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ 1200 افراد نے پابندی نماز، فقہی مسائل میں حصہ لیا اور اتنے ہی افراد نے راہ ھدیٰ، اردو کلاسز میں شرکت کی۔ 600 افراد کو تحائف وغیرہ دیئے گئے۔ اور ایک لاکھ کے قریب رقم بطور امداد اور قرض دی گئی۔ 70 افراد کا مفت علاج ہوا۔

شیڈیول کے مطابق ہر اتوار کو اجلاس ہوتا ہے یوں سال میں 50 اجلاس ہوئے۔ جماعتی اجلاسات کی کل تعداد 16 ہے اور قومی و عالمی تہواروں کے موقعہ پر 8 اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں سیرت النبی ﷺ، یوم مسیح موعود، یوم مصلح موعود وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ان اجلاسات کی اطلاع کے جواب میں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

۞ 2 اراکین نے کمپیوٹر کورس کیا۔ ایک رکن مجلس کو محکمہ سوئی گیس میں ملازمت بھی دلوائی گئی۔

۞ ایک رکن مجلس جو خاتون ہیں اس نے ایف۔اے کا امتحان دیا ہے۔

۞ ایک رکن مجلس نے فیصل آباد جا کر کمپیوٹر کا کورس کیا ہے۔

۞ نابینا خاتون اور ایک مرد نابینا نے جرمنی میں قانون کی ڈگری حاصل کی اور جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے انعام حاصل کیا ہے۔

۞ 2 نابینا اراکین مجلس نے چارپائیاں اور کرسیاں بننا سیکھی تھیں اور اب انہوں نے اپنی اپنی جگہ پر روزگار شروع کردیا ہے۔

۞ روزنامہ الفضل ربوہ میں 30 اعلانات شائع ہوئے اور اجلاسات کی 24 رپورٹس شائع ہوئیں۔

۞ MTA کے پروگرام باقاعدگی سے سنے جاتے ہیں اور مختلف پروگرامز میں مجلس کے دس خطوط نشر ہوئے۔ انفرادی طور پر بھی اراکین کی طرف سے خطوط لکھے گئے جن میں سے کچھ نشر ہوئے۔

حضور انور کی خدمت میں مجلس کی طرف سے 25 خطوط لکھے گئے جب کہ اراکین مجلس کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں انفرادی طور پر 75 خطوط لکھے گئے۔ حضور انور کی طرف سے ہماری ہر رپورٹ اور خط کے محبت بھرے جواب موصول ہوتے رہے۔ جلسہ سالانہ یوکے اور قادیان وغیرہ پر مبارکباد کی فیکسز مجلس نے اور اراکین نے بھی انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھجوائیں۔

۞ ایک دوست مکرم فرقان الیاس صاحب رکن مجلس نابینا ربوہ۔ پی ٹی وی میں سرکاری ملازم ہیں سافٹ ویئر کا کام جانتے ہیں دونوں نیٹ ویئر پر کام کرتے ہیں۔

۞ بریل سیکھنے والے ہمارے پاس لڑکیوں اور لڑکوں کی تعداد تقریباً 8 ہے۔ ہمارے پاس عرصہ پانچ سال قبل جو ذخیرہ موجود تھا وہی ہے۔ اس میں اضافہ کی کوشش جاری ہے۔

رپورٹ: مکرم نصر احمد مبشر صاحب

Sossou-gadjonhoue گاؤں بینن کی بیت الذکر کا افتتاح

Sossou-gadjonhoue گاؤں ڈیپارٹمنٹ کوفو (Couffou) کی Commune Lalo کا ایک چھوٹا سا گاؤں 400 سے زائد افراد کی آبادی پر مشتمل ہے۔ جو لالو سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں احمدیت 2008ء میں آئی اور پھر مسلسل جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق بڑھتا گیا۔ اس سے قبل یہ لوگ مشرک تھے اور اب اللہ کے فضل سے اس گاؤں کے احمدی خدام اور ناصرات قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں اور قرآن کی روشنی سے فیض پا رہے ہیں۔

بیت الذکر کی تعمیر کیلئے کا پلاٹ گاؤں والوں کی طرف سے بطور ڈونیشن دیا گیا۔ پلاٹ کے کاغذ مکمل ہونے کے بعد محترم امیر صاحب بینن رانا فاروق احمد صاحب کی اجازت سے 20 مارچ 2012ء کو بیت الذکر کا سنگ بنیاد خاکسار نصر احمد مبشر سنٹرل مشنری نے رکھا اور بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا۔ یہ بیت الذکر 7 میٹر چوڑی اور 10 میٹر لمبی ہے جس میں 80 سے 100 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بیت الذکر کی تعمیر میں ایک ماہ کا عرصہ لگا اور 20/اپریل 2012ء کو بیت الذکر مکمل ہوگئی۔

بیت الذکر کے افتتاح کیلئے 27 مئی 2012ء کا دن مقرر کیا گیا تھا چنانچہ مکرم و محترم امیر صاحب بینن اپنے وفد کے ساتھ تشریف لائے اور افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ جماعت کے سیکرٹری جنرل نے محترم امیر صاحب بینن کی آمد پر جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور بیت الذکر مکمل ہونے پر جماعت کے تاثرات بیان کئے۔ اس کے بعد محترم امیر بینن نے بیت الذکر کی تعمیر کے مقاصد بیان کئے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے فیتہ کاٹ کر بیت الذکر کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد پروگرام میں تشریف لائے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اور پھر ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس پروگرام میں شاملین کی تعداد 340 افراد تھی۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو بیت الذکر کو آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پرچہ روحانی خزائن جلد 20

دفتری استعمال
ID:
حاصل کردہ نمبر

نصف اول۔ از صفحہ 1تا 230

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

کل نمبر 100

ہدایات: یہ پرچہ 31/اگست 2012ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کوبھجواکرممنون فرمائیں۔پرچہ ایک سادہ کاغذ پر حل کرکے اپنی مقامی جماعت کے مربی صاحب یاسیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد کوبھی جمع کروا سکتے ہیں۔نیز بذریعہ فیکس نمبر:047-6213590 یا ای میل: nazarat.markazia@gmail.com بھی بھجوا سکتے ہیں۔اس پرچہ میں کامیاب ہونے والوں کونظارت کی طرف سے سنددی جائے گی۔
پرچہ پراپنانام،ولدیت یازوجیت،تنظیم،جماعت اورایڈریس صاف اورواضح لکھیں تاکہ آپ کوجوسند ملےاس پرآپ کے کوائف درست پرنٹ ہوں۔حصہ اول کے ہرسوال کے دونمبر ہیں۔حصہ دوم کے ہرسوال کے تین نمبراورحصہ سوم کے ہرسوال کے دس نمبر ہیں۔کل 100 نمبرکا پرچہ ہے۔

سید محمود احمد (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نام .... ولدیت/زوجیت .... ذیلی تنظیم ....
نام جماعت/حلقہ .... ضلع .... پتہ .... دستخط مع تاریخ ....

حصہ اول

سامنے دیئے گئے تین آپشنز میں سے صحیح جواب کانمبرآخری خانہ میں درج کریں۔(20)

نمبرشار	سوال	آپشنز	درست نمبر
1	تذکرۃ الشہادتین کا سن اشاعت کیا ہے؟	(1)1901(2)1905 (3)1903	
2	حضرت مسیح موعود نے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی ایمانی قوت کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟	(1)سمندر(2)سورج (3)بڑاپہاڑ	
3	دنیا کی عمر کا پانچواں ہزار برس کس نبی کا دور تھا؟	(1)حضرت نوحؑ(2)حضرت محمدؐ (3)حضرت ابراہیمؑ	
4	حضرت مسیح موعود کے زمانے کو کس صحابی رسول کے زمانہ سے تشبیہ دی گئی ہے؟	(1)حضرت عمرؓ(2)حضرت ابوبکرؓ (3)حضرت بلالؓ	
5	معرفت کا دروازہ کس چیز سے کھلتا ہے؟	(1)تقویٰ(2)دعا(3)فضل الٰہی	
6	صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی لاش کتنے دن پتھروں میں پڑی رہی؟	(1)20دن(2)40دن (3)30دن	
7	حضرت اقدس مسیح موعود نے عیسیٰ بن مریم اور مسیح موعود میں کتنی مشابہتیں بیان کی ہیں؟	(1)سولہ(2)بارہ(3)دس	
8	حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارہ حواریوں میں سے کون مرتد ہوگیا تھا؟	(1)پطرس(2)یوحنا (3)یہودا اسکریوطی	
9	ملاکی نبی کی کتاب میں سچے عیسیٰ کے آنے سے پہلے کس گزشتہ نبی کے آنے کا وعدہ ہے؟	(1)الیاسؑ(2)داؤدؑ (3)موسیٰؑ	
10	ابوجہل کو کس گزشتہ دشمن رسول سے مشابہت دی گئی ہے؟	(1)ہامان(2)قارون (3)فرعون	

حصہ دوم

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔(30)

1۔مجدد الف آخر سے کون مراد ہے؟
....

2۔آنحضرتؐ نے کس زمانہ کے لوگوں کا نام فیج اعوج رکھا ہے؟
....

3۔کپتان ڈگلس کے نیک اخلاق کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟
....

4۔حضرت اقدس نے راجہ کرشن کا کیا مقام ومرتبہ بیان فرمایا؟
....

5۔حضرت مسیح کے بن باپ پیدا کرنے میں کیا حکمت تھی؟
....

6۔حضرت مولوی عبدالرحمٰن کو کس طرح سے قربان کیا گیا؟
....

7۔''کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف لایا گیا'' حضرت اقدس نے اس وحی الٰہی کی کیا تعبیر فرمائی؟
....

8۔یاجوج ماجوج کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟
....

9۔ حدیثوں میں حضرت مسیح موعود کے گاؤں کا کیا نام بتایا گیا ہے؟
....

10۔حضور اقدس نے کون سے دو کاموں کو بہشتی زندگی سے تعبیر کیا ہے؟
....

حصہ سوم

مندرجہ ذیل سوالات میں سے پانچ کے تفصیلی جوابات لکھیں۔ (50)

سوال نمبر 1: حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کے غلبہ سے متعلق تذکرۃ الشہادتین میں کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب: ....

سوال نمبر 2: حضرت اقدس مسیح موعود نے ''شاتان تذبحان'' کی کیا تشریح فرمائی ہے؟

جواب: ....

سوال نمبر 3: حضرت مسیح موعود نے عیسیٰ ابن مریم اور مسیح موعود میں مشابہت تامہ رکھنے والی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کوئی پانچ لکھیں۔

جواب: ....

سوال نمبر 4 : آیت غیر المغضوب علیھم میں کیا پیشگوئی بیان ہوئی ہے تفصیل سے لکھیں؟

جواب: ....

سوال نمبر 5: بل رفعہ اللہ الیہ سے وفات مسیح بیان کریں؟

جواب: ....

سوال نمبر 6: قرآن کریم نے قرب قیامت کی کیا کیا علامات بیان کی ہیں؟

جواب: ....

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

آداب الدعاء اور قبولیت دُعا کے اسباب

از روئے ارشادات حضرت مسیح موعود

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 7/اکتوبر 2011ء میں ملکی اور بین الاقوامی حالات کے پیش نظر عالمگیر احباب جماعت کو بالخصوص پاکستانی احمدیوں کو ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنے اور ساتھ ساتھ خصوصی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے نیز قبولیت دعا کے چند آداب بھی بیان فرمائے۔ اور دعا کے آداب جاننے کے متعلق فرمایا

’’دعا کے آداب کا بھی ہمیں کچھ پتہ ہونا چاہئے‘‘۔ (الفضل 29 نومبر 2011ء)

پیارے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ملفوظات حضرت مسیح موعود سے چند آداب کا ایک مائدہ احباب جماعت کے لئے تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہیں اپناتے ہوئے دعائیں کرنے کی توفیق دے تا ہماری دردمند التجائیں درجہ قبولیت پائیں۔

آداب دعا جاننے سے قبل حضرت مسیح موعود کے دو اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

فرمایا:

’’دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے اُن طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 692-693)

پھر ایک موقع پر فرمایا:

’’ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لیے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہوگئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 617)

خدا تعالیٰ پر یقین ہو

’’سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دُعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دُعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 522)

خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو کہ وہ میرے قریب ہے

’’یہ آیت (البقرہ 187) بھی قبولیت دُعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمان کامل پیدا ہو اور اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے۔ بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی سر ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 702)

خدا تعالیٰ سے تعلق کی ضرورت ہے

’’خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لیے تعلق کی ضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دُعا نہیں ہوسکتی۔ پہلے بزرگوں کی بھی اس قسم کی باتیں چلی آئی ہیں کہ جن سے دُعا کرنے والوں کو دعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ تو میرا دوست ہے اور نہ ہی اس کے لیے دردِ دل پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دُعا پیدا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہوسکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف مُنہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھا لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لیے ایک محویّت کی ضرورت ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 32-33)

قبولیت کو توجہ کے ساتھ تعلق ہے

’’دُعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے اور پھر حقوق کے لحاظ سے دعا کے لیے جوش پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حق سب پر غالب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 403)

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے

’’یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 436)

دعا کے آغاز پر حمد و ثناء بیان کرے

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دُعا سکھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی دُعا کے آداب بھی بتا دیئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دُعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دُعا نماز ہی میں ہوتی ہے؛ چنانچہ اس دُعا کو اللہ تعالیٰ نے یوں سکھایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ...... یعنی دُعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جاوے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے روح میں ایک جوش اور محبت پیدا ہو، اس لیے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ سب کو پیدا کرنیوالا اور پالنے والا۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ جو بلا عمل اور بن مانگے دینے والا ہے۔ اَلرَّحِیْمِ۔ پھر عمل پر بھی بدلہ دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 191-192)

اضطراب اور اضطرار شرط ہے

’’دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت دعا کے واسطے اضطراب شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ ...... (النمل 63)‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 455)

’’یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لیے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لیے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہوجاوے۔ اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 616)

’’اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہوجاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 618)

’’دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ ’’جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 107 حاشیہ)

’’دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے اور بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے...... خدا تعالیٰ اپنے راستباز بندوں کو قبول ہونے والی دعائیں خود الہاماً سکھا دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 164)

آواز اور لب و لہجہ میں رقت ہو

’’وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے۔ اس کی آواز، اس کا لب و لہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمۂ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہوجاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانۂ الوہیت پر گرے۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیے کہ اس حالت میں بار بار حضورِ الٰہی میں عرض کرے کہ مَیں گنہگار اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تُو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر، کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 150)

سوز و گداز کے حصول کیلئے دعا کرے

’’وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل، تبتّل، سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرے جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی رُوح ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 389)

خدا تعالیٰ سے بدظن نہ ہو

’’جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس گھبرانا نہیں چاہیے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظنی نہیں ہونا چاہیے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 707-708)

’’جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مُفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو، تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دُعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دُعا کو سُنتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن: 61) فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے

خیر اور بھلائی ردّ دعا ہی میں ہوتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد1 صفحہ 67)

حقیقی دعا کے واسطے دعا

’’دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد3 صفحہ 397)

استقلال اور مداومت

’’بعض لوگ تھک جاتے ہیں۔ میرے پاس ایسے خطوط آئے ہیں جن میں لکھنے والوں نے ظاہر کیا کہ ہم چار سال یا اتنے سال تک نماز پڑھتے رہے۔ دعائیں کرتے رہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ایسے لوگوں کو میں مخنث سمجھتا ہوں تھکنا نہیں چاہیے ...... میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر تیں چالیس برس گزر جاویں تب بھی تھکے نہیں اور باز نہ آوے ...... اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔‘‘
(ملفوظات جلد5 صفحہ 106-107)

’’حضرت یعقوب علیہ السلام کا پیارا بیٹا یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گیا تو آپ چالیس برس تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہے اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں۔‘‘
(ملفوظات جلد2 صفحہ 151-152)

’’دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے ...... لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے ...... اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد3 صفحہ 615)

’’اصل راہ اور گُر خدا شناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ ایک پنجابی فقرہ ہے۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جب تک انسان دعاؤں میں اپنے آپ کو اس حالت تک نہیں پہنچا لیتا کہ گویا اس پر موت وارد ہو جاوے۔ اس وقت تک بابِ رحمت نہیں کھلتا۔ خدا تعالیٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے۔ جب تک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا، بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے۔ جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے محروم نہ کرے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد4 صفحہ 240-241)

’’دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہیے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں، کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد4 صفحہ 205)

دعائیں اصل ہیں

’’یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دُعا سے باز نہیں آتا اور اس میں لگا رہتا ہے تو آخر دُعا قبول ہوتی ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دُعائیں طفیلی ہیں اصل دُعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دُعائیں خود بخود قبول ہو جائیں گی کیونکہ گناہ کے دُور ہونے سے برکات آتی ہیں۔ یوں دُعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ اس لیے پہلے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے دعائیں کرے۔‘‘
(ملفوظات جلد3 صفحہ 602)

اصل دعا دین کی دعا ہے

’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن: 61) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دُنیا کے کیڑے ہیں۔ اس لیے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دُعا کیا ہوگی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی۔‘‘ (ملفوظات جلد5 صفحہ 132-133)

دینی اغراض

’’دُعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہیے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لیے ہیں یا دین کی خدمت کے لیے۔ پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیے۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لیے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔ دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ لیکن سب کچھ دین کے لیے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد4 صفحہ 91)

دعا موت ہے

’’دُعا صرف لفظوں کا نام نہیں کہ موٹے اور عمدہ عمدہ لفظ بول لیے بلکہ یہ اصل میں ایک موت ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن: 61) کے یہی معنے ہیں کہ انسان سوز و گدازش میں اپنی حالت موت تک پہنچاوے مگر جاہل لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف اکثر دھوکا کھاتے ہیں۔ جب کوئی خوش قسمت انسان ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ دنیا اور اس کے افکار کیا شئے ہے۔ اصل بات تو دین ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو سب ٹھیک ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد3 صفحہ 493)

’’یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دُعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لیے دعا سے فضل طلب کرنا چاہیے۔‘‘
(ملفوظات جلد3 صفحہ 591)

قبولیت دُعا کے اوقات

شیخ رحمت اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

’’ہم آپ کے واسطے دُعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دُعا کیا کریں۔ ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اُٹھنے میں اس کے لیے ہرج نہیں اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اُٹھے تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد4 صفحہ 283)

’’دُعاؤں میں قبولیت خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اور دُعاؤں کے لیے بھی ایک وقت جیسے صبح کا ایک خاص وقت ہے اس وقت میں خصوصیت ہے وہ دُوسرے اوقات میں نہیں۔ اسی طرح پر دُعا کے لیے بھی بعض اوقات ہوتے ہیں جبکہ ان میں قبولیت اور اثر پیدا ہوتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد4 صفحہ 309)

رکوع اور سجود

’’دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔‘‘
(ملفوظات جلد3 صفحہ 176)

خلوت میں دعا کی جائے

’’خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دُعا مانگنے کا جو لطف ہے وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے اور بھی دُعاؤں کا ذخیرہ ہے۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی بیت بنائی ہے جس کو ...... البیت کہنا چاہیے۔‘‘
(ملفوظات جلد4 صفحہ 322)

’’اکیلے ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔‘‘ (ملفوظات جلد5 صفحہ 661)

خدا تعالیٰ کی عنایات کا ذکر

’’اِیَّاکَ نَعْبُدُ یہ بتلا رہا ہے کہ اے ربّ العالمین! تیرے پہلے عطیہ کو بھی ہم نے بیکار اور برباد نہیں کیا۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے سچی بصیرت مانگے۔ کیونکہ اگر اُس کا فضل اور کرم دستگیری نہ کرے، تو عاجز انسان ایسی تاریکی اور اندھکار میں پھنسا ہوا ہے کہ وہ دُعا ہی نہیں کر سکتا۔ پس جب تک انسان خدا کے اُس فضل کو جو رحمانیت کے فیضان سے اُسے پہنچا ہے کام میں لا کر دُعا نہ مانگے۔ کوئی نتیجہ بہتر نہیں نکال سکتا۔‘‘
(ملفوظات جلد1 صفحہ 83)

مصیبت وارد ہونے سے قبل دعا کی جائے

’’انسان کہاں تک غفلت کرتا جائے گا۔ اس دن سے ڈرنا چاہیے۔ جب ایک دفعہ ہی وبا آ پڑے اور سب کو تباہ کر ڈالے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دُعا کی جائے، وُہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف وخطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔ سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دُعا کی جائے۔‘‘
(ملفوظات جلد1 صفحہ 172)

رطب و یابس دعا رد کر دی جاتی ہے

’’یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے، مگر ہر رطب و یابس کو نہیں، کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دُعا کرتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بد نتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبولِ داعی کو پہنچ سکتے ہیں، اسے ردّ کر دیتا ہے اور یہ ردّ دعا ہی اس کے لئے قبولِ دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دُعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے، مگر مُضر دعاؤں کو بصورتِ ردّ قبول فرما لیتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد1 صفحہ 67)

دُعا جامع ہونی چاہیے

’’دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لیے بہتر سمجھ کر خدا تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن او شرّ اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شرّ سے بڑھ کر ہوتا ہے اس واسطے دُعا جامع کرنی چاہیے۔‘‘
(ملفوظات جلد5 صفحہ 187-188)

سالانہ علمی وورزشی مقابلہ جات

(مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

۞ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو سترہویں سالانہ علمی مقابلہ جات اور گیارہویں سالانہ ورزشی مقابلہ جات 18,17 جولائی جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حالات کی وجہ سے مقابلہ جات کی تعداد کو 10 علمی اور 9 ورزشی مقابلوں تک محدود کرنا پڑا۔علمی مقابلہ جات میں اضلاع کو تجنید کے حساب سے تین کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا۔500 سے کم تجنید والے اضلاع کی طرف سے زیادہ سے زیادہ 3 اطفال 500 سے 1000 کے درمیان تجنید والے اضلاع سے 7 اطفال، جبکہ 1000 سے زائد تجنید والے اضلاع کی طرف سے زیادہ سے زیادہ 15 اطفال کو شرکت کرنے کی ہدایت کی گئی۔

علمی وورزشی مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب مورخہ 17 جولائی کو صبح 7 بجے نور ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد ہوئی۔جس میں تلاوت، وعدہ اور نظم کے بعد مکرم نسیم احمد نذیر صاحب منتظم اعلیٰ علمی وورزشی مقابلہ جات نے رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم سہیل مبارک شرما صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے پروگرام کا باقاعدہ افتتاح کیا اور اس کے ساتھ ہی مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا۔علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، دعوت الی اللہ، مضمون نویسی، تقریر اردو و تقریر انگریزی کے مقابلے معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ کروائے گئے جبکہ مطالعہ کتب، حفظ قرآن اور بیت بازی کے مقابلہ جات کا ایک ہی معیار رکھا گیا۔گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ''انعامی وظیفہ اطفال'' کا مقابلہ کروایا گیا۔اس سے قبل یہ مقابلہ 1983 تک مرکزی اجتماع اطفال الاحمدیہ پاکستان کے موقع پر کروایا جاتا رہا ہے۔اس مقابلہ کا نصاب مجلس انصار اللہ پاکستان نے تیار کیا، مقابلہ دو حصوں یعنی تحریری پرچہ اور کوئز پر مشتمل تھا جو کہ مجلس انصار اللہ کی زیر نگرانی کروایا گیا۔اس طرح مجموعی طور پر 16 علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

امسال جو ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ان میں والی بال، باسکٹ بال، ریلے ریس، رسہ کشی، بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے ٹیم ایونٹ اور دوڑ 100 میٹر، لمبی چھلانگ اور اونچی چھلانگ کے انفرادی مقابلہ جات شامل ہیں۔انفرادی ورزشی مقابلہ جات معیار صغیر وکبیر کے الگ الگ کروائے گئے۔اس طرح کل 12 ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

پروگرام کی اختتامی تقریب 18 جولائی کو کمیونٹی ہال جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں دو حصوں میں منعقد ہوئی، پہلے حصہ میں مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم اطفال نے اطفال میں دوم، سوم، حوصلہ افزائی اور خصوصی انعامات تقسیم کئے۔

تقریب کے دوسرے حصہ میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم اطفال نے اختتامی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے اول پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال اور نمایاں کارکردگی دکھانے والے اضلاع و علاقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ پر رونق اور بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔امسال علمی مقابلہ جات میں معیار صغیر میں عزیزم حافظ مدثر احمد (ربوہ) اور معیار کبیر میں عزیزم عامر شہزاد (ربوہ) مثالی طفل قرار پائے۔اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں عزیزم ماہر احمد (ربوہ) معیار صغیر میں اور عزیزم عرفان احمد (ربوہ) معیار کبیر میں بہترین اتھلیٹ قرار پائے۔ اسی طرح علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ربوہ بطور ضلع و علاقہ اول قرار پایا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ امسال 41 اضلاع سے 230 اطفال اور 62 نگران صاحبان نے شمولیت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام اطفال کیلئے ان مقابلہ جات میں شمولیت بہت بابرکت فرمائے اور ان کی ذہنی جسمانی، علمی اور روحانی ترقی کا موجب بنائے۔آمین

الصادق اکیڈمی کا میٹرک کا رزلٹ

۞ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال (2012ء) میں بھی میٹرک کے امتحانات میں الصادق اکیڈمی کا رزلٹ شاندار رہا ہے۔تمام طلباء فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے جبکہ تمام طالبات فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔اور اس طرح ادارہ کا رزلٹ سو فیصد رہا۔ الصادق اکیڈمی فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

(پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ)

(ماخوذ)

سنت ابراھیمی۔ختنہ
ایڈز کا مؤثر تحفظ

یوں تو ہندوستان میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد لاکھوں سے بڑھ گئی ہے اور ہر سال اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔چنانچہ ممبئی کو اس مرض کی راجدھانی قرار دیا جاتا ہے، لیکن اس مرض کا سب سے زیادہ زور براعظم افریقہ میں ہے۔اس قدر تیزی سے بڑھتے پھیلتے مرض اور اس کے منفی اثرات کو روکنے کے لئے عالمی سطح پر مختلف اقدامات کئے جارہے ہیں، لیکن یہاں ہونے والے تحقیقی مطالعوں سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس مرض کے خلاف سب سے زیادہ مؤثر اقدام اور اس کا علاج سنت ابراہیمی کی ادائی، یعنی ختنے کا معمولی جراحی عمل ہے۔دنیا کے اس قدیم ترین جراحی عمل کے ذریعے سے عورتوں سے مردوں میں اس مرض کی منتقلی 60 فی صد کی حد تک روکی جا سکتی ہے۔

2300 قبل از مسیح سے رائج اس عمل کے ذریعے سے براعظم افریقہ میں 20 لاکھ نئے مریضوں کا اضافہ روکا جا سکتا ہے اور آئندہ دس برس میں تین لاکھ متوقع اموات بھی روکی جا سکتی ہیں۔

واضح رہے کہ صحرائے اعظم کے ذیلی ملکوں میں اس مرض کا سب سے زیادہ زور ہے۔ یہ انکشاف شکاگو (امریکا) میں ایلی نوائے یونیورسٹی کے پبلک ہیلتھ سکول کے پروفیسر رابرٹ بیلی نے کیا ہے۔ان کے مطابق 60 فی صد مؤثر ویکسین کے ذریعے (جو دستیاب نہیں) اس مرض کے تیز رفتار پھیلاؤ کا روکنا ممکن ہوتا، لیکن ختنے کے عمل جراحی سے افریقہ میں روزانہ مبتلا ہونے والے چار ہزار افراد کو اس مرض سے ضرور بچایا جا سکتا ہے۔

افریقہ دنیا میں ایڈز کا مرکز بنا ہوا ہے۔یہاں اس کے مریضوں کی تعداد کا اندازہ 55 لاکھ لگایا جاتا ہے۔عوام میں یہ مرض تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ کیمرون اور نائیجیریا میں چونکہ ختنہ عام ہے، اس لئے وہاں زمبابوے اور سوازی لینڈ کے مقابلے میں اس مرض کے وائرس (ایچ آئی وی) کے پھیلنے کی شرح بہت کم ہے۔

چنانچہ اسی کے پیش نظر یوگنڈا، کینیا، ملاوی، زیمبیا اور خود امریکا میں بھی یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔کہ ختنے کا جراحی عمل ایڈز کے خلاف ایک مؤثر ہتھیار یا اقدام ثابت ہو سکتا ہے۔پروفیسر بیلی کے مطابق یہی وجہ ہے کہ اب عالمی ادارہ صحت نے بھی اسے ایڈز کے خلاف ایک مؤثر اقدام کے طور پر تسلیم کر لیا ہے۔

پروفیسر بیلی کا بیان ہے کہ اب اس چیلنج، یعنی ختنے کے عمل کو کس طرح ایک محفوظ جراحی عمل کے طور عام کیا جا سکتا ہے اور ملکوں کے قائدین اور لیڈروں کو کس طرح یہ بات سمجھائی جا سکتی ہے کہ اس عمل کو اختیار اور عام کرنے سے اس کے عوام کو کیا فائدے پہنچ سکتے ہیں۔

ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کے دوران پروفیسر بیلی نے مزید کہا کہ ختنہ بلاشبہ ایک بہت سیدھا سادہ اور بے ضرر عمل ہے۔لیکن اس کی راہ میں بڑی پیچیدہ ثقافتی، مذہبی اور عقائدی رکاوٹیں حائل ہیں۔چنانچہ حکومتی سیاست دانوں اور وزراء کے لئے اس کی تائید اور اسے عام کرنا آسان نہیں ہے۔

پروفیسر بیلی کے مطابق ایڈز کے سلسلے میں سرگرم اداروں اور تنظیموں کے لئے ان ملکوں میں کہ جہاں ختنہ عام نہیں ہے اس جراحی عمل کو متعارف کرانا ممکن نہیں ہے۔یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ جب مقامی حکومتیں سوچ سمجھ کر اسے ملک میں متعارف کرائیں تاکہ ثقافتی اور تہذیبی مسائل درپیش نہ ہوں۔

(ہمدرد صحت، نومبر 2007ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

۞ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع شیخوپورہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عجائبات عالم

لندن۔ برطانوی دارالحکومت

لندن جو دولت مشترکہ کا دارالحکومت اور سلطنت برطانیہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شہر سمندر سے 50 میل دور دریائے ٹیمز پر واقع ہے۔ اس کا انتظامی رقبہ 1579 مربع کلو میٹر جبکہ آبادی تقریباً 75 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ایک تجارتی، مالیاتی اور ثقافتی شہر ہے۔ نیو یارک کے بعد یہ دوسری بڑی بندرگاہ ہے۔

لندن شہر کا سنگ بنیاد 43ء میں رومن عہد حکومت میں رکھا گیا۔ اس وقت اس کا نام ''لنڈینیم'' تھا۔ 61ء میں یہاں ایک حفاظتی دیوار تعمیر کی گئی۔ رومنوں کے بعد یہاں سیکسن برسر اقتدار رہے۔ انہوں نے یہاں کا مشہور گرجا سینٹ پال 604ء میں تعمیر کرایا۔ 1067ء میں اسے چارٹر عطا ہوا۔ جبکہ 1191ء میں میئر کے شہر کا درجہ دیا گیا۔ 1645ء میں طاعون کی بیماری سے تقریباً 75 ہزار افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ 1666ء میں عظیم آتشزدگی کے نتیجے میں شہر کا بیشتر حصہ تباہ ہوگیا۔ چنانچہ کرسٹوفرن نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا۔

1812ء میں لندن کو گیس کے قمقموں سے روشن کر دیا گیا۔ 1829ء میں یہاں اومنی بسوں کا اجراء ہوا۔ 1890ء میں دنیا کی پہلی زمین دوز ریلوے یہیں متعارف کرائی گئی۔ 1908ء میں یہاں پہلی مرتبہ اولمپک کھیلیں اور بعد ازاں 1948ء میں اور اب 2012ء میں منعقد ہورہی ہیں۔ یہاں کی فلیٹ سٹریٹ، ڈاؤننگ سٹریٹ، پکاڈلی، وائٹ ہال، پال مال، لومبارڈ سٹریٹ اور ریجنٹ سٹریٹ بہت مشہور ہیں۔ بیرون ہندوستان جماعت احمدیہ کا پہلا مشن لندن میں قائم ہوا۔

25 جولائی 1913ء کو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال بطور مشنری لندن تشریف لے گئے اور 1914ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے حکم پر باقاعدہ پہلا احمدیہ مشن قائم کر دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 7 جنوری 1920ء کو بیت الفضل لندن کیلئے چندہ کی تحریک فرمائی جس پر جماعت نے ایسے رنگ میں لبیک کہا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں آ گئی اور 10 جون تک ساڑھے اٹھتر ہزار روپیہ اس کار خیر کیلئے جمع ہوگیا۔ بیت الفضل لندن کے لئے قطعہ زمین کی اطلاع ملنے پر 9 ستمبر 1920ء کو ایک پر مسرت تقریب کا انعقاد ہوا۔ سفر یورپ کے دوران 19 اکتوبر 1924ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے بیت الفضل لندن کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس بیت الذکر کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ برطانیہ میں یہ سب سے پہلی تعمیر ہونے والی بیت الذکر ہے۔

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پاکستان سے ہجرت کرکے لندن تشریف لے گئے جس سے لندن کو مرکز خلافت بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد خلافت خامسہ کا انتخاب بھی بیت الفضل لندن میں ہوا۔ یوں 1984ء تا حال لندن کو یہ سعادت نصیب ہورہی ہے کہ لندن مرکز خلافت بنا ہوا ہے اور خلیفہ وقت جیسا بابرکت وجود لندن شہر میں رہائش پذیر ہے۔

خبریں

چین میں طوفانی بارشیں چین کے شمال مغربی اور شمال مشرقی علاقوں میں طوفانی بارشوں نے تباہی مچا دی۔ شین زی صوبے میں ہونے والی بارشوں سے سڑکیں تباہ ہوگئیں اور وسیع علاقہ زیر آب آ گیا۔ بجلی کا نظام درہم برہم ہوگیا اور متاثرہ علاقوں کا ملک کے دیگر حصوں سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ پانی میں ڈوبے علاقوں میں پینے کے پانی اور کھانے پینے کی اشیاء کی بھی قلت ہوگئی ہے۔ جبکہ پانی کے ریلوں کے باعث امدادی کارکنوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

تھرپارکر میں رانی کھیت کی بیماری سے موروں کی ہلاکت تھرپارکر سے رانی کھیت کی بیماری کئی علاقوں میں پھیل گئی۔ مختلف دیہات میں مزید 30 مور ہلاک ہوگئے جس کے بعد صحرائے تھر اور ملحقہ دیہات میں موروں میں پھیلنے والی بیماری سے گزشتہ 22 روز کے دوران موروں کی ہلاکت کی مجموعی تعداد 120 تک جا پہنچی ہے۔ اس بیماری نے سانگھڑ، بدین اور ڈگری کو بھی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

بھارتی دارالحکومت سمیت 9 ریاستوں میں بجلی کا بدترین بریک ڈاؤن بھارتی دارالحکومت دہلی سمیت 9 ریاستوں میں بجلی کا بدترین بریک ڈاؤن ہونے سے 30 کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ریلوے نظام مکمل طور پر ٹھپ ہوگیا۔ سینکڑوں ٹرینیں تاخیر کا شکار ہوئیں اور واٹر پلانٹس بند ہوگئے۔ پاور نہ ملنے کے بعد تمام ریاستوں میں ٹریفک سگنلز نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ جس سے گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں۔ نئی دہلی کی میٹرو ٹرین سروس بھی تین گھنٹے نہ چل سکی تاہم بھوٹان سے بجلی درآمد کرنے کے بعد اسے بحال کر دیا گیا۔

بھارتی ٹرین میں خوفناک آگ 47 افراد جل گئے نئی دہلی سے چنائے جانے والی ناڈو ایکسپریس میں چنائے پہنچنے سے پہلے اجے واڑہ اسٹیشن سے آگے برق رفتاری سے چلی جارہی تھی کہ ٹرین کی ایک بوگی میں شارٹ سرکٹ کے سبب آگ لگ گئی۔ آگ کی تیزی سے مسافروں کا سامان جل گیا۔ دہلی ریلوے حکام کے مطابق بوگی میں سوار 105 مسافروں میں سے 45 افراد آگ سے زندہ جل گئے۔

سگریٹ نوشی پر پابندی سعودی عرب میں سرکاری دفاتر اور عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندی کے تحت سرکاری دفاتر، ریسٹورنٹ، کافی شاپس، سپر مارکیٹس، شاپنگ مال سمیت اہم عوامی مقامات پر کوئی بھی شخص سگریٹ نوشی نہیں کر سکے گا جبکہ 18 سال سے کم عمر افراد کو تمباکو کی فروخت پر بھی پابندی عائد ہے۔ خلاف ورزی کے مرتکب کسی بھی شخص کیلئے معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

پانی سے گاڑی چلانے کا کامیاب تجربہ خیر پور کے رہائشی انجینئر آغا وقار نے اپنی محنت اور لگن سے سائنس کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا ہے۔ انہوں نے پانی سے چلنے والی گاڑی کا کامیاب تجربہ کیا ہے اور پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آغا وقار کی صلاحیتوں سے استفادہ کیا جائے اور ان کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے۔

ترقی پذیر ممالک میں موبائل فون کا بڑھتا رجحان مجموعی عالمی آبادی میں سے چھ ارب انسان موبائل فون کا استعمال کرتے ہیں۔ جس میں سے پانچ ارب کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا کی آبادی کا تین چوتھائی حصہ کو فون تک رسائی حاصل ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2000ء میں ایک ارب انسانوں کو یہ سہولت دستیاب تھی۔ جبکہ موبائل فون کے استعمال کا رجحان ترقی پذیر ممالک میں بہت تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہا ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جولائی 2012ء مبلغ -/130 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔

ربوہ میں سحر و افطار یکم اگست

انتہائے سحر	3:52
طلوع آفتاب	5:21
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:07

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ذیابیطس ہر قسم کہدی، عصبی، معدی، اور بانقرا سی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں
90 گولیاں 100/= روپے
TAHIR طاہر
(حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے):03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762,0301-7970654

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم:047-6213961

MULTICOLOR
INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10